مُزَارَعَۃُ

مفتی وزیر احمد، جامعہ ضیائے مدینہ، لیہ

(گزشتہ سے پیوستہ)

صورت ثانی:

عدم جواز مزارعت کی دوسری صورت یہ ہے۔

"اَنْ یَکُوْنَ الْبَذْرُ وَالْبَقَرُ مِنْ جَانِبٍ ،وَالْاَرْضُ وَالْعَمَلُ مِنْ جَانِبٍ. وَھٰذَا لَایَجُوْزُ اَیْضًا"

"بیج اور بیل ایک (آدمی کی) طرف سے ،زمین اور کام دوسرے (آدمی) کی طرف سے ہو،مزارعت کی ایسی صورت بھی نا جائز ہے"۔(بدائع الصنائع: ۲۶۱/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

دلیل: علماء احناف نے مندرجہ بالا مزارعت کی صورت کے عدم جواز کے کچھ دلائل یوں ذکر کیے ہیں:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"لِاَنَّ صَاحِبَ الْبَذْرِ یَصِیْرُ مُسْتَاجِرُ الْلْاَرْضِ وَالْعَامِلِ جَمِیْعًا بِبَعْضِ الْخَارِجِ ،وَالْجَمْعُ بَیْنَھُمَا یَمْنَعُ صِحَّۃَ الْمُزَارَعَۃِ"۔

"کیونکہ جس آدمی کا بیج ہوگا وہ کھیت اور عامل دونوں کا بعض پیداوار کے عوض مستاجر ہوگا،حالانکہ زمین اور عامل دونوں کا اجتماع صحت مزارعت کے لئے مانع ہے"۔(ایضاً)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"لِاَنَّہٗ لَایَجُوْزُ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ فَکَذَا عِنْدَ الْاِجْتِمَاعِ"

"فقط بیج یا بیل ایک طرف سے ہوں تو یہ جائز نہیں ہے اور دونوں جب اکٹھے ہوں گے تو پھر (بطریق اولی) عدم جواز ہوگا"۔(ہدایہ:۳/۴۲۵، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مزید برآں "فقط تخم ایک جانب سے ہو اور باقی ارکان مزارعت دوسری جانب سے ہوں یا "کل" وغیرہ کے لئے بیل (ٹریکٹر) ایک طرف سے ہو اور دیگر اشیاء دوسری جانب سے ہوں تو دونوں صورتوں میں عدم جواز ہے"۔جب دونوں چیزوں میں انفراد مفسد مزارعت ہے تو اجتماع کیونکر غیر مفسد ہوگا۔

علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

☆ کنایہ کا حکم یہ ہے کہ اس سے حکم اس وقت ثابت ہوتا ہے جب نیت یا حال کی دلالت پائی جائے ☆

"[illegible] ... كما في ... [illegible]"

"[illegible] ... الأرض و البقر"

"[illegible] ... ایک ... [illegible] ... ہو تو ... [illegible]"

[illegible] ... ہے ... [illegible] ... عمل کی ... [illegible]

[illegible] ہے۔"

([illegible])

صورت ثالثہ:

عدم جواز مزارعت کی تیسری صورت ... [illegible]

"أن يكون البذر من جانب والبقر كذلك من جانب ... [illegible] ... لا يجوز أيضاً [illegible]"

"بیج ایک طرف سے ہو اور بیل ... [illegible] ... دوسری طرف سے تو یہ صورت (بھی مزارعت کی) [illegible] ہے۔ ([illegible] ۳۱۷/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

صورت رابع:

عدم جواز مزارعت کی چوتھی صورت یہ ہے

"بیل ایک طرف سے ہو اور باقی (زمین بیج عمل) دوسری طرف سے تو مزارعت کی یہ صورت بھی درست نہیں۔"

تنویر الابصار و درمختار میں ہے

"(وبطلت) في أربعة أوجه لو كان الأرض والبقر لزيد والبذر والعمل للآخر [illegible] والبقر [illegible] والبذر [illegible] [illegible]"

"مزارعت کی درج ذیل چار صورتیں باطل ہیں۔ ایک یہ کہ زمین اور بیل زید کا ہو اور بیج اور [illegible] دوسری [illegible] اس کی جانب سے ہو ... [illegible] ... زید کا ہو اور باقی دوسرے آدمی [illegible]

[illegible] ... مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ

[illegible]

"کفایہ میں ہے اور تو جان "مزارعت کے جواز اور فساد کے مسائل ایک "ضابطہ" پر مبنی ہیں۔ اور ضابطہ یہ ہے۔ "مزارعت کا انعقاد بطریق اجارہ ہے اور اختتام شرکت پر ہے اور اس کا انعقاد زمین یا عامل کی منفعت پر ہوتا ہے ان دونوں کے علاوہ (بیل اور تخم) کی منفعت پر انعقاد باطل ہے پھر آگے مزید لکھتے ہیں میں نے ان چار صورتوں کو ایک بیت میں جمع کیا ہے اور بیت ذیل میں ہے۔

وَالْبَذْرُ مَعَ بَقَرٍ اَوْلَا كَذَا بَقَرٌ　　　لَاغَيْرُ اَوْمَعَ اَرْضٍ اَرْبَعٍ بَطَلَتْ.

(فتاویٰ شامی، ۵/۱۹۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مزارعت میں دو سے زاید لوگوں کا شریک ہونا:

"مزارعت میں کبھی دو سے زاید آدمی بھی شریک ہوتے ہیں، ارکان مزارعت باہم تقسیم کر لیتے ہیں مثلاً ایک آدمی کے ذمہ تخم، دوسرے پر کھیت، تیسرے پر بیل (ہل چلانا، کھیت کو ہموار کرنا) اور چوتھے کی ذمہ داری عمل ہوتا ہے۔ بہر کیف ضروریات اور وسائل کے تحت مزارعت میں شریک ہونے والے افراد اور ان کے طریقہائے کار میں بہت تھوڑا [illegible] ہے۔ فقہاء کرام نے مزارعت کے بیان کردہ "ضوابط" کے تحت متفرع جو "وجوہ" بیان کی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

وجہ اول:

علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ لَایَصِحُّ اَنْ یَشْتَرِکَ فِی الْمُزَارَعَةِ ثَلَاثَةٌ عَلٰی اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی اَحَدِهِمَا الْاَرْضُ وَعَلَی الثَّانِیْ الْبَذْرُ وَعَلَی الثَّالِثِ الْبَقَرُ وَمَافِیْ مَعْنَاهُ مِنْ آلَاتِ الزِّرَاعَةِ"

"اسی لئے مزارعت میں تین آدمیوں کا بایں طور شریک ہونا صحیح نہیں ہے، ایک آدمی کے ذمے" زمین "دوسرے پر "تخم" اور تیسرے کی طرف سے "بیل" "آلات زراعت" ہوں"۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ، ۳/۱۲، المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت)

وجہ دوم:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اَنْ یَشْتَرِکَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَحَدِهِمِ الْاَرْضُ وَمِنَ الْآخَرِ الْبَقَرُ وَمِنَ الْآخَرِ الْبَذْرُ وَمِنَ الرَّابِعِ الْعَمَلُ وَهٰذَا لَایَجُوْزُ اَیْضاً"

"مزارعت میں ایک جماعت بایں طور باہم شریک ہو۔ کہ ایک کی طرف سے زمین، دوسرے کی طرف سے بیل تیسرے کی طرف سے بیج اور چوتھے کی جانب سے کام ہو، مزارعت کی یہ صورت بھی غیر صحیح

☆ صریح وہ لفظ ہے جس کی مراد ظاہر ہوتی ہے جس طرح "بعت اور اشتریت" وغیرہ ☆

ہے۔ بلکہ اس کے عدم جواز پر ایک روایت نقل کرتے ہیں۔

"أَنَّ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ، فَأَبْطَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُزَارَعَتَهُمْ".

"چار آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسی طریقہ پر مزارعت میں شراکت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مزارعت باطل قرار دی۔

(بدائع الصنائع ۲۶۱/۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

علامہ عبدالرحمن الجزیری رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت کے غیر صحیح ہونے کی دلیل یہ دیتے ہیں۔

"أَنَّ الْبَقَرَ وَحْدَهُ لَا يَصِحُّ اسْتِجَارُهُ بِبَعْضِ الْخَارِجِ مِنَ الْأَرْضِ"

"تنہا بیل کو زمین کی بعض پیداوار کے عوض مستاجری پر لینا نادرست ہے"۔

(الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱۳۰/۳، المکتبۃ العصریہ صیدا بیروت)

تخم زمیندار اور مزارع دونوں کی طرف سے اگر ہو؟۔

شریکین کبھی اس طرح بھی عقد مزارعت کرتے ہیں کہ بیج دونوں کی طرف سے مساوی ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنا غیر صحیح ہے۔ علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

"أَنْ يُشْتَرَطَ فِي عَقْدِ الْمُزَارَعَةِ أَنْ يَكُوْنَ بَعْضُ الْبَذْرِ مِنْ قِبَلِ أَحَدِهِمَا وَالْبَعْضُ مِنْ قِبَلِ الْآخَرِ وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ، لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَصِيْرُ مُسْتَأْجِرًا صَاحِبَهُ فِي قَدْرِ بَذْرِهِ فَيَجْتَمِعُ اسْتِئْجَارُ الْأَرْضِ وَالْعَمَلِ مِنْ جَانِبٍ وَاحِدٍ وَإِنَّهُ مُفْسِدٌ".

"عقد مزارعت" میں یہ شرط لگائی جائے "بیج زمیندار اور مزارع دونوں کی طرف سے ہوگا"۔ مزارعت کی ایسی صورت نادرست ہے۔ کیونکہ متعاقدین میں سے ہر ایک دوسرے کا مستاجر ہوگا۔ اس کے بیج کی مقدار میں۔ حالانکہ ایسا کرنے سے زمین اور عمل دونوں کا جانب واحد سے اجارہ پر حاصل کرنا لازم آئیگا اور ایسا کرنا "عقد مزارعت" کے لئے مفسد ہے۔ (بدائع الصنائع، ۲۶۱/۵؛ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مزارعت میں اشتراک بطریق شیوع ہونا لازمی ہے۔

"زمیندار اور مزارع کے مابین ایسی شرط نہیں ہونی چاہیے جو شرکت کو ختم کرے۔ مثلاً متعاقدین نے یہ متعین کیا کہ "پیداوار تقسیم کرنے سے قبل مزارع یا زمیندار "اتنے من غلہ" اٹھالے گا، اس کے بعد جو بچے گا اسے تقسیم کیا جائیگا" یا یہ شرط لگائی "زمیندار کو مزارع اتنے من گندم وغیرہ دے گا۔ خواہ مزارع کے لئے کچھ بچے یا نہ"۔ یا یہ شرط لگائی "زمیندار یا مزارع فقط "بھوسہ" لیگا۔ دوسرا آدمی مکمل غلہ لے گا"۔

☆ مشترک وہ لفظ ہے جو ایسے ایک یا زیادہ معنوں کے لئے وضع کیا گیا ہو جن کی حقیقتیں مختلف ہوں ☆

حالانکہ شیوع کو ختم کرنے والی جمیع صورتیں مفسد عقد مزارعت ہیں، اور ان میں بہت تنوع ہے۔ بطور تمثیل چند ملاحظہ کیجئے:

صورت اول:

"وَاَنْ یَکُوْنَ الْخَارِجُ شَائِعًا بَیْنَهُمَا تَحْقِیْقًا لِمَعْنَی الشَّرِکَةِ فَاِنْ شَرَطَا لِاَحَدِهِمَا قُفْزَانًا مُسَمَّاةً فَهِیَ بَاطِلَةٌ".

"کھیت سے حاصل ہونے والا غلہ دونوں کے درمیان بطور شیوع ہو شرکت کے معنی کو ثابت کرنے کے لئے ، زمیندار اور مزارع میں سے ایک نے اپنے لئے معین قفیزوں کی شرط لگائی تو مزارعت باطل ہوگی"۔(ہدایہ:۴/۴۲۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

دلیل:

"لِاَنَّ بِهِ تَنْقَطِعُ الشَّرِکَةُ لِاَنَّ الْاَرْضَ عَسَاهَا لَاتُخْرِجُ اِلَّاهٰذَا الْقَدْرَ وَصَارَ کَاشْتِرَاطِ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ لِاَحَدِهِمَا فِی الْمُضَارَبَةِ"

"کیونکہ ایسا کرنے سے شرکت منقطع ہو جائے گی۔ اس لئے کہ امکان ہے پیداوار بھی اس قدر ہو (جو ایک حصہ دار لے جائے اور دوسرا خالی رہ جائے) تو ایسا کرنا بعینہ اس طرح ہوگا "مضاربۃ" میں شرط لگائی گئی ہو کہ "نفع" میں سے زاید چند درہم ایک لے لیگا (باقی دونوں کے درمیان مشترک ہونگے)۔(ایضا)

صورت ثانی:

"وَکَذَا اِذَا شَرَطَا اَنْ یَرْفَعَ صَاحِبُ الْبَذْرِ بَذْرَهٗ وَیَکُوْنَ الْبَاقِیْ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ لِاَنَّهٗ یُؤَدِّیْ اِلٰی قَطْعِ الشَّرِکَةِ فِیْ بَعْضٍ مُعَیَّنٍ اَوْفِیْ جَمِیْعِهٖ بِاَنْ لَمْ یَخْرُجْ اِلَّاقَدْرَالْبَذْرِ"

"اور ایسے ہی (مزارعت باطل ہوگی جب دونوں (زمیندار اور مزارع) نے یہ شرط لگائی "بیج والا بیج (کی مقدار) اٹھالیگا اور باقی ان دونوں کے درمیان "نصف نصف" ہوگا اس کی دلیل یہ ہے۔"یہ شرط بعض معین میں مودی الی قطع شرکت ہے یا کل پیداوار میں "ساجھ" کو ختم کرنے والی ہے۔ چونکہ ممکن ہے کھیت سے بقدر تخم پیداوار حاصل ہو۔(ایضا)

صورت ثالث :

"وَکَذَا اِنْ شَرَطَا مَاعَلَی الْمَاذِیَانَاتِ وَالسَّوَاقِیْ مَعْنَاهُ لِاَحَدِهِمَا لِاَنَّهٗ اِذَا شَرَطَ لِاَحَدِهِمَا زَرْعَ مَوْضِعٍ مُعَیَّنٍ اَفْضٰی ذٰلِکَ اِلٰی قَطْعِ الشَّرِکَةِ لِاَنَّهٗ لَعَلَّهٗ لَا یَخْرُجُ اِلَّامِنْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ".

☆ جہاں مجاز کی کوئی صورت متعین ہو اس مقام پر نیت کی ضرورت نہیں ہوگی ☆

''اور ایسے (مزارعت باطل ہوگی) متعاقدین نے اگر شرط یہ لگائی 'مذی'' (نالیوں، کھال کے کنارہ، ونڈی) پر جو فصل ہوگی، وہ ایک کی ہوگی۔ کیونکہ ان دو میں سے ایک کے لئے جب معین جگہ کی کھیتی کی شرط لگائی گئی تو پھر ایسا کرنا مفضی الی قطع الشرکت ہوگا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے۔ کھیت سے اس جگہ کے علاوہ پیداوار نہ ہو۔ (ایضاً)

صورت رابع:

"وَعَلٰی هٰذَا اِذَا شَرَطَ لِاَحَدِهِمَا مَا یَخْرُجُ مِنْ نَاحِیَةٍ مُعَیَّنَةٍ وَلِلْآخَرِ مَا یَخْرُجُ مِنْ نَاحِیَةٍ"

''علی ھذا القیاس، جب یہ شرط لگائی جائے'' کھیت کے ایک معین'' کونہ'' کی پیداوار ان دو میں سے ایک کی ہوگی اور جانب کی پیداوار دوسرے کی ہوگی۔ (ایضاً)

صورت خامس:

(فَتَبْطُلُ اِنْ) شَرَطَ (التِّبْنَ لِاَحَدِهِمَا وَالْحَبَّ لِلْآخَرِ) اَیْ تَبْطُلُ لِقَطْعِ الشَّرِکَةِ فِیْمَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ"

''ایک کو''توڑی'' اور دوسرے کے لئے''غلہ'' کی اگر شرط لگائی گئی تو مزارعت باطل ہوگی۔ چونکہ ایسا کرنے میں مقصود میں قطع شرکت ہے''۔

(رد المحتار علی در المختار: ۵/۱۹۳، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

صورت سادس:

"وَکَذَا اِذَا شَرَطَ التِّبْنَ نِصْفَیْنِ وَالْحَبَّ لِاَحَدِهِمَا بِعَیْنِهِ لِاَنَّهُ یُؤَدِّیْ اِلٰی قَطْعِ الشَّرِکَةِ فِیْمَا هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَهُوَ الْحَبُّ"

''ایسے ہی مزارعت باطل ہوگی''بھوسہ کے نصف نصف کرنے کی شرط جب لگائی گئی اور دانہ معین کر کے ان میں سے ایک کے لئے، چونکہ یہ شرط بھی مقصودی چیز (دانہ) میں مفضی الی قطع الشرکت ہے''۔

(ہدایہ ۴/۴۲۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

مندرجہ بالا بحث کا ما حاصل یہ ہے''عقد مزارعت میں ہر ایسی شرط جس کی بنا پر شریکین میں سے کوئی ایک حقدار ٹھہرے اور دوسرے کو کچھ نہ ملے مفسد عقد مزارعت ہے۔

معروف محقق علامہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی نے مندرجہ بالا وجوہ کھیتی کی پیداوار کی شرائط کے ذیل میں یوں ترتیب بیان کی ہیں:

"تُشْتَرَطُ شُرُوْطٌ اِذَا لَمْ تَتَحَقَّقْ فَسَدَ الْعَقْدُ وَهِیَ":

☆ جب غالب رائے کے ساتھ مشترک کے کسی معنی کو ترجیح حاصل ہو جائے تو اس کو مؤول کہتے ہیں۔

(متعاقدین کے مابین زمین سے پیدا ہونے والی فصل کی بابت) چند شرائط ہیں، بغیر ان کے تحقق کے ''عقد مزارعت'' فاسد ہے اور وہ شرائط درج ذیل ہیں۔

١۔ "اَنْ یَکُوْنَ مَعْلُوْمًا فِیْ الْعَقْدِ، لِاَنَّہٗ بِمَثَابَۃِ الْاُجْرَۃِ وَجِھَالَتُھَا تُفْسِدُ الْاِجَارَۃَ"

شرط اول یہ ہے۔ ''عقد مزارعت میں (پیداوار کا حصہ) کا معلوم ہونا''۔ ''چونکہ اجرت کا نامعلوم ہونا مفسد اجارہ ہے''۔

٢۔ "اَنْ یَکُوْنَ مُشْتَرَکًا بَیْنَ الْعَاقِدَیْنِ، فَلَوْ شُرِطَ تَخَصُّصُہٗ بِاَحَدِھِمَا فَسَدَ الْعَقْدُ"۔

دوسری شرط یہ ہے۔ ''پیداوار کا زمیندار اور مزارع کے درمیان مشترک (سانجھ) ہونا۔ ان دو میں سے کسی ایک کے لئے مخصوص پیداوار کی اگر شرط لگائی گئی تو ''عقد مزارعت'' فاسد ہوگا''۔ (مثلاً زمیندار کے لئے فی ایکڑ سے دس من پیداوار کے خاص کر لئے اور باقی جو کچھ بچے وہ مزارع کا ہوگا)۔

٣۔ "اَنْ یَکُوْنَ النَّاتِجُ مَعْلُوْمَ الْقَدْرِ کَالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَنَحْوِہٖ، لِاَنَّ تَرْکَ التَّقْدِیْرِ یُؤَدِّیْ اِلَی الْجَھَالَۃِ الْمُفْضِیَۃِ اِلَی الْمُنَازَعَۃِ.

تیسری شرط یہ ہے۔ ''پیداوار کی مقدار کا (متعاقدین کے لئے) معلوم ہونا، مثلاً نصف، تہائی، چوتھائی یا اسی طرح حصہ کی کوئی اور مقدار کا (زمیندار اور مزارع کے) لئے معلوم ہونا۔ کیونکہ ترک ذکر مقدار ایسی جہالت کی طرف مؤدی ہے جو مفضی الی النزاع ہے''۔

٤۔ "اَنْ یَکُوْنَ النَّاتِجُ جُزْئًا مُشَاعًا بَیْنَ الْعَاقِدَیْنِ، فَلَوْ شُرِطَ لِاَحَدِھِمَا مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ کَاَرْبَعَۃِ اَمْدَادٍ اَوْ بِقَدْرِ الْبَذْرِ لَمْ یَصِحَّ الْعَقْدُ، لِجَوَازِ اَلَّا یُنْتِجَ اِلَّا ذٰلِکَ الْقَدْرُ"۔

''پیداوار کا حصہ مزارع اور زمیندار کے درمیان بطریق شیوع ہو، ان دونوں میں سے کسی ایک لئے مقدار معلوم کی شرط اگر لگائی مثلاً چار ''مد'' یا تخم کی مقدار تو عقد صحیح نہیں ہوگا، چونکہ امکان ہے ''فصل'' فقط اس قدر ہو''۔

"وَلَا یَصِحُّ اَیْضًا اِشْتِرَاطُ کَوْنِ النَّاتِجِ عَلَی السَّوَاقِیْ اَوِ الْجَدَاوِلِ لِاَحَدِھِمَا، لِاِحْتِمَالِ اَلَّا یَنْبُتَ الزَّرْعُ اِلَّا فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ. لَا یَصِحُّ اَیْضًا اِشْتِرَاطُ کَوْنِ التِّبْنِ لِاَحَدِھِمَا وَلِلْآخَرِ الْحَبُّ، لِاَنَّ الزَّرْعَ قَدْ تُصِیْبُہٗ آفَۃٌ، فَلَا یَنْعَقِدُ الْحَبُّ، وَلَا یَخْرُجُ اِلَّا التِّبْنُ"۔

''علامہ موصوف پیداوار کے حوالہ سے مزید لکھتے ہیں ''عاقدین میں سے کسی ایک کے لئے ''نالیوں پر اگنے والی فصل کی شرط لگانا بھی غیر صحیح ہے۔ کیونکہ یہ احتمال ہے کہ ''پیداوار صرف اسی مقام پر ہو۔ نیز (عقد مزارعت میں) یہ شرط لگانا بھی نادرست ہے ''مزارع اور زمیندار میں سے ایک کے

☆لفظ ہبہ، تملیک اور بیع کے ساتھ نکاح منعقد ہو جاتا ہے☆

لئے "بھوسہ" اور دوسرے کے لئے "دانے" ہو۔ کیونکہ فصلات کبھی اس طرح آفت زدہ ہوتی ہیں کہ فقط "توڑی" حاصل ہوتی ہے اور کچھ نہیں"۔

" وَاشتَرَاطُ المَالِكِيَّةِ تَسَاوِيَ العَاقِدَيْنِ فِي قِسْمَةِ النَّاتِجِ وَأَجَازَ الشَّافِعِيَّةُ وَالحَنَابِلَةُ كَالحَنَفِيَّةِ تَفَاوُتَ العَاقِدَيْنِ فِي الخَارِجِ النَّاتِجِ." "مالکیوں نے متعاقدین کے درمیان پیداوار برابر تقسیم کرنے کی شرط لگائی ہے۔ شوافع اور حنابلہ احناف کی طرح پیداوار تقسیم کرنے میں تفاوت کے جواز کے قائل ہیں"۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۸/ ۴۸۶، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

احکام مزارعت صحیحہ:

امام علاء الدین ابی بکر بن مسعود کاسانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"لِلْمُزَارَعَةِ الصَّحِيحَةِ أَحْكَامٌ"۔ "مزارعت صحیح کے چند احکام ہیں۔

۱۔ "أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ الْمُزَارَعَةِ مِمَّا يَحْتَاجُ الزَّرْعُ إِلَيْهِ لِإِصْلَاحِهِ فَعَلَى الْمُزَارِعِ لِأَنَّ الْعَقْدَ تَنَاوَلَهُ وَقَدْ بَيَّنَّاهُ"۔

"زراعت کا ہر وہ کام جو کھیتی کی اصلاح کے لئے ضروری ہو، وہ مزارع پر لازم ہوتا ہے، چونکہ "عقد مزارعت اسے شامل ہوتا ہے۔ اور ہم اس مسئلہ کو پہلے بیان کر چکے ہیں"۔

(بدائع الصنائع، ۲۶۴/ ۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

۲۔ "أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ مِنْ بَابِ النَّفَقَةِ عَلَى الْمُزَارِعِ مِنَ السِّرْقِينِ وَقَلْعِ الْحَشَاوَةِ وَنَحْوِ ذَلِكَ فَعَلَيْهِمَا عَلَى قَدْرِ حَقِّهِمَا"۔

"کھیتی باڑی میں گوبر (کھاد) اور جڑی بوٹیوں کے تلفی عمل (زہر پاشی) کے اخراجات متعاقدین پر ان کے حصہ کے بقدر ہوں گے"۔ (ایضاً)

۳۔ "إِذَا لَمْ تُخْرِجِ الْأَرْضُ شَيْئًا فَلَا شَيْءَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا لَا أَجْرَ الْعَمَلِ وَلَا أَجْرَ الْأَرْضِ سَوَاءٌ كَانَ الْبَذْرُ مِنْ قِبَلِ الْعَامِلِ أَوْ مِنْ قِبَلِ رَبِّ الْأَرْضِ بِخِلَافِ الْمُزَارَعَةِ الْفَاسِدَةِ أَنَّهُ يَجِبُ فِيهَا أَجْرُ الْمِثْلِ وَإِنْ لَمْ تُخْرِجِ الْأَرْضُ شَيْئًا"۔

"کھیت سے کچھ اگر حاصل نہ ہو تو زمیندار اور مزارع کے لئے کوئی شئی نہیں ہوگی، کام کی اجرت نہ کھیت کی، خواہ تخم عامل کی جانب سے ہو یا "رب الارض" کی طرف ہو، بخلاف مزارعت فاسدہ کے، چونکہ اس میں "اجرت مثل" واجب ہوتی ہے، زمین سے کچھ بھی اگرچہ حاصل نہ ہو۔ (ایضاً)

☆اگر مشترک کا کوئی معنی متکلم کے بیان سے ترجیح پائے تو وہ "مفسر" کہلاتا ہے ☆

۳۔ "اَنْ یَکُوْنَ الْخَارِجُ بَیْنَھُمَا عَلَی الشَّرْطِ الْمَذْکُوْرِ لِاَنَّ الشَّرْطَ قَدْ صَحَّ فَیَلْزَمُ الْوَفَاءُ بِہٖ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ "اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِھِمْ".

"شرط مذکور کی بنا پر پیداوار دونوں کے درمیان (تقسیم) ہوگی، کیونکہ شرط صحیح ہے اور اسی وجہ سے تکمیل لازم ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِھِمْ". (ایضاً)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ مزارعت صحیح کے بابت لکھتے ہیں:

"وَاِذَا صَحَّتِ الْمُزَارَعَۃُ فَالْخَارِجُ عَلَی الشَّرْطِ لِصِحَّۃِ الْاِلْتِزَامِ وَاِنْ لَّمْ تُخْرِجِ الْاَرْضُ شَیْئًا فَلَا شَیْءَ لِلْعَامِلِ لِاَنَّہٗ یَسْتَحِقُّہٗ شَرِکَۃً وَلَا شَرِکَۃَ فِیْ غَیْرِ الْخَارِجِ وَاِنْ کَانَتْ اِجَارَۃً فَالْاَجْرُ مُسَمًّی فَلَا یَسْتَحِقُّ غَیْرَہٗ بِخِلَافِ مَا اِذَا فَسَدَتْ لِاَنَّ اَجْرَ الْمِثْلِ فِی الذِّمَّۃِ وَلَا تَفُوْتُ الذِّمَّۃُ بِعَدَمِ الْخَارِجِ".

"مزارعت جب صحیح ہوگی تو پیداوار صحت التزام کی وجہ سے شرط کے مطابق ہوگی، کھیت سے کوئی شئی اگر پیدا نہیں ہوئی تو "مزارع" کے لئے کوئی چیز نہیں ہوگی، کیونکہ عامل کا استحقاق شرکت کے لحاظ سے ہوتا ہے، بجز پیداوار کے اس کی شرکت نہیں ہے۔ اور اگر "اجارہ" ہو تو مزدوری معین ہے، بخلاف مزارعت فاسدہ کے کیونکہ (مزارعت فاسدہ) میں "اجرت مثلی" ذمہ میں ہوتی ہے، پیداوار نہ ہونے کی وجہ سے اجرت ذمہ سے ساقط نہیں ہوگی۔ (ہدایہ:۳/۴۲۶، مکتبہ رحمانیہ لاہور) .... جاری ہے۔

ماہنامہ فقہ اسلامی کے سن ۲۰۱۴ء کے مکمل شماروں پر مشتمل

پندرھویں جلد دستیاب ھے

خواہش مند حضرات رابطہ کریں

حافظ محمد عبدالرحمن ثانی

ماہنامہ فقہ اسلامی ۔ خطیب ہاؤس ۔ پی ۹۸ پنجاب ٹاؤن

وائرلیس گیٹ ملیر ہالٹ کراچی ۔ 0312-2090807

☆ اہل بیان کے نزدیک استعارہ، مجاز کی ایک قسم ہے ☆